## مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

آج ½۱۱ بجے صبح جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مجاہد لیگوس نے مغربی افریقہ کے تبلیغی حالات مسجد اقصےٰ میں بیان کئے۔ بعد میں سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔



جلد ۳۵ | ۷ ماہ تبلیغ ہش ۱۳۲۰ | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۷ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۲

# لیگ کی قرارداد کراچی اور گاندھی جی

کانگرس کے ۶ جنوری والے ریزولیوشن کے متعلق ہم نے اس وقت لکھ دیا تھا۔ کہ ہندوستان کی حالت کو سدھارنے کے لئے یہ کوئی ارتقائی قدم نہیں ہے۔ اور کانگرس نے معاملہ کو صاف نہیں کیا۔ بلکہ اور بھی پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اور ممکن نہیں کہ لیگ اسکو قبول کرے۔ چنانچہ وہی ہوا۔ اور لیگ نے صاف کہدیا ہے۔ کہ اس ریزولیوشن سے کانگرس کا یہ دعوےٰ کہ اس نے ۶ دسمبر کی لندنی توضیح کے مطابق برطانوی کیبنٹ کے اعلان مورخہ ۱۶ مئی کو حرف بحرف تسلیم کرلیا۔ بالکل غلط ہے۔ کانگرس کا یہ دعوےٰ صرف زبانی ہی زبانی ہے اس کے ریزولیوشن کے الفاظ اور معانی اسکی تائید نہیں کرتے۔ ہم شروع ہی میں کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ لیگ کا خیال صحیح ہے کہ کانگرس نے اپنے ریزولیوشن سے سیاسی بحران کو ختم کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ بلکہ الٹا اسکو اور بھی مضبوط بنا دیا ہے اور لیگ کی جو شکایات کانگرس اور اسکے راہنماؤں خصوصاً گاندھی جی سے ہیں۔ ان سے ان کی تائید مزید ہوتی ہے۔

ہمیں حیرانی ہے کہ ایک طرف تو کانگرس کہتی ہے۔ کہ اس نے لندنی توضیح کو من وعن تسلیم کرلیا ہے۔ اور دوسری طرف اس بات کا اظہار بھی کرتی ہے۔ کہ لیگ نے جو کچھ کیا ہے وہ غیر متوقع نہیں۔ انہیں پہلے ہی خیال تھا۔ کہ لیگ یہی رویہ اختیار کریگی۔ اس اعتراف سے شاید وہ تو یہ اثر ڈالنا چاہتی ہے۔ کہ برطانوی حکومت ہندوستان کی آزادی میں روڑے اٹکانے کے لئے لیگ کو بطور ہتھیار استعمال کر رہی ہے۔ اور کہ لیگ کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ ہندوستان کو انگریزوں کے چنگل سے نکلنے نہ دے۔ ظاہر ہے کہ کانگرس اس بات میں نہایت بُری قسم کی خود فریبی میں مبتلا ہے۔ اور سیاسی دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی بے فائدہ جدوجہد میں اپنے اور ملک کے قیمتی اوقات ضائع کر رہی ہے۔ کوئی انسان جس کو آج کی دنیا کے حالات کی تھوڑی سی بصیرت بھی حاصل ہے۔ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوسکتا کہ لیگ کی منزل مقصود ہندوستان میں انگریزوں کے قدم جمائے رکھنا ہے۔ اس لئے کانگرس اور اسکی اندھا دھند ہواخواہی کا دم بھرنے والوں کو لیگ پر اس قسم کی الزام تراشی سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ یقیناً لیگ کی پشت پر مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت کی خواہش آزادی کی طاقت کام کر رہی ہے۔ اور یہ پرلے درجہ کی کوتاہ اندیشی میں داخل ہوگا۔ اگر ایسی قماربازانہ چالوں سے اس کے متعلق اس کے مقاصد پر تاریکیوں کے پُرفریب سائے ڈالنے کی سعی نامسعود کی جائے۔

ہمیں حیرت تو نہیں مگر سب سے بڑھ کر افسوس گاندھی جی پر ہے۔ کہ وہ کانگرس کی سٹہ بازی میں نہ صرف یہ کہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ بلکہ خود اس کی مرکزی چال کے مخترع اور موجد ہونے کی حیثیت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور اس طرح ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں جو دیوار حائل ہے۔ اس کا سب سے بڑا پتھر وہی ہیں۔ کانگرسی ریزولیوشن کا جو حصہ لیگ اور تمام انصاف پسند لوگوں کی نظر میں نامرغوب اور قابل اعتراض ہے وہی ہے۔ جس کی بنیاد گاندھی جی کے اس مشورہ پر ہے۔ جو آپ نے سکھوں صوبہ آسام کو اور ضمناً صوبہ سرحد کو دیا تھا۔ اگر گاندھی جی یہ خطرناک مشورہ ان کو نہ دیتے۔ تو ممکن تھا۔ کہ کانگرس اپنے ریزولیوشن میں شائد وہ شرائط داخل نہ کرتی۔ جس سے (ب) اور (ج) گروپ کی تمام بنیاد ہی متزلزل ہو جاتی ہے ظاہر ہے۔ کہ ایسی غیر آئینی شرائط کی موجودگی میں جو سراسر کیبنٹ مشن کے اعلان اور لندنی توضیح کے خلاف ہیں۔ کانگرس کا ریزولیوشن اپنے بیان کردہ مقصد سے بالکل متضاد صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور اس حالت میں لیگ کا اسے رد کردینا کسی طرح بھی اس کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتا۔

اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ گاندھی جی ابھی تک اپنی اس غیر مصالحانہ روش کو نبھائے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ مادھور کھل میں آپ نے لیگ کے حالیہ ریزولیوشن کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ اس میں لیگ کو اسمبلی میں شمولیت کی تلقین فرماتے ہوئے کہا ہے۔ کہ "برطانوی حکومت اپنے اعلان کی پابند ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ اپنی دیانتداری کا اعتبار ہندوستان میں زائل نہ ہونے دیگی"۔ سوال ہوتا ہے کہ اگر برطانوی حکومت اپنے اعلان کی پابند ہے تو کانگرس اور خود آپ اس کے کیوں پابند نہیں اور کیوں اس اساسی اعلان کو توڑ موڑ کر اور اس میں اپنی طرف سے نئے نئے پیوند لگا کر اسکو لیگ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ سیدھی بات ہے کہ یا تو اعلان کو من وعن ملنئیے۔ اور یا اسکو من وعن ٹھکرا دیجئے۔ یہ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں کی پالیسی اب ایسی رسوائے عوام ہو چکی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

## پھیلتے جاؤ

وطن کو وطن بنی آدم [illegible] پھیلتے جاؤ
خدا کے احمدیو" فضل اور رحم کے ساتھ
مسیح وقت کی آواز بازگشت ہو تم
کہ گل کے غنچوں کے سینوں سے مثل بوئے لطیف
وہ ابر بن کے جو برسائے قطرۂ تسکین
تم آفتابِ رسالت کی ہو شعاعِ سحر

عرب میں۔ چین میں دیلم میں پھیلتے جاؤ
ہر ایک گوشۂ عالم میں پھیلتے جاؤ
سکونِ کوہ و رمِ یم میں پھیلتے جاؤ
صبا کے نغمۂ پیہم میں پھیلتے جاؤ
فضائے ہستیٔ برہم میں پھیلتے جاؤ
تڑپ کے ہر رگِ شبنم میں پھیلتے جاؤ

بڑھو زمین میں اور آسمان میں تنویر
اٹھو اٹھو کہ دو عالم میں پھیلتے جاؤ

---

اسکو آخر دم تک سنجائے جانے کا فائدہ سوائے اس کے کہ آرزوئے آزادی کی مضطربانہ گھڑیوں کو طویل سے طویل تر کر دیا جائے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ اپنے اس بیان میں گاندھی جی نے ایک ایسا فقرہ بھی کہہ دیا ہے۔ جو اگرچہ آپ کی مخصوص احتیاطی طرز بیان کے پورے لباس میں ملبوس ہے۔ پھر بھی ہمارا خیال ہے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ ہر طرف فتنہ و فساد کی آگ مشتعل ہے۔ آپ کو نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ اور خواہ کسی طرح سہی۔ تلوار کے قانون کا ذکر اپنے مسودہ میں نہیں لانا چاہیئے تھا۔ مخالف و مطابق دونوں فریق ہی اس سے گمراہ ہو سکتے ہیں۔ گاندھی جی کو خواہ اس طرح باتیں کرنے کا کتنا ہی کمال حاصل کیوں نہ ہو۔ مگر آپ کا یہ فن نہ صرف یہ کہ ملک و قوم کے لئے مفید ہی نہیں۔ بلکہ خود ان کی ذات کے لئے بھی سخت نقصان رساں ہے۔ اور آپ کی شخصیت اور ذاتی وضاحت کو دنیا کی نظر میں سبک سے سبک تر کرتا جا رہا ہے۔ اور مسلمان تو مسلمان نیک اور انصاف پسند ہندو بھی آپ کے اس طرز و انداز سے خوش نہیں۔

---

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

قادیان ۱۳ر ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے فورًا اپنے وعدے بھجوا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ وعدہ کرنے کی آخری تاریخ یعنی ۱۰ر فروری بالکل قریب آ گئی ہے۔ لیکن ابھی تک وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب کو فورًا توجہ کرنی چاہیئے۔ اور نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے بھیجنے چاہئیں۔ احباب ۱۰ فروری کو یاد رکھیں!

---

## انصار جماعت قادیان کا نتیجہ امتحان

ماہ نومبر ۱۹۴۶ء میں انصار جماعت قادیان سے نماز با ترجمہ کا امتحان لیا گیا تھا۔ اس امتحان میں ۱۸۴ انصار شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۷۴ انصار کامیاب ہوئے۔ جو احباب کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی محلہ وار ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں:۔

### حلقہ مسجد مبارک

میاں مولا بخش صاحب ۲۴ - میاں فضل دین صاحب حجام ۱۰ - بابا الٰہی بخش صاحب موذن ۲۴ مولوی عبد المغنی خاں صاحب ۲۲ - میاں خدا بخش صاحب ۱۰ - مولوی امام الدین صاحب ۲۴ - بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی ۲۸ - حاجی آل احمد صاحب ۱۰

### حلقہ مسجد اقصیٰ

حکیم عبد الرحمٰن صاحب ۲۱ - سید محمد اسماعیل صاحب ۱۹ میاں بھاگ صاحب ۱۶ - میاں علی محمد صاحب قصاب ۱۰ میاں سراج الدین صاحب مؤذن ۱۹ -

### محلہ ناصر آباد

میاں صفدر علی صاحب ۱۷ - محمد بوٹے خاں صاحب ۱۰ میاں محمد عالم صاحب ۱۷ - میاں محمد یوسف صاحب ۱۷ میاں محمد رمضان صاحب ۱۰ - میاں محمد دین صاحب ۲۳ میاں محمد اسحاق صاحب ۱۳

### محلہ دار الانوار

صوفی علی محمد صاحب انسپکٹر وصایا ۲۴ - میاں غلام رسول صاحب پنشنر ۲۲ - میاں سلطان احمد صاحب موذن ۲۰ - میاں خیر دین صاحب ۱۶ ملک محمد شفیع صاحب ۲۰ -

### محلہ دار الرحمت

ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ۲۷ - مولوی محمد تقی صاحب ۲۳ مولوی عبد العزیز صاحب ۲۸ - میاں حسن دین صاحب ۱۵

چودھری وزیر محمد صاحب ۲۷ - چودھری کریم الدین صاحب ۲۳ - چودھری افضال احمد صاحب ۲۰ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب ۲۸ - بابو غلام حیدر صاحب ۲۶ میاں امیر الدین صاحب ۱۷ - شیخ مولا بخش صاحب ۲۴ بابا علم دین صاحب ۱۸ - بابا شیر محمد صاحب ۱۱ ماسٹر مامون خاں صاحب ۲۲ - ملک عبد الستار صاحب دوالمیال ۱۶ - مرزا محمد حسین صاحب ۲۲ چودھری شریف احمد صاحب ۲۰ - خاں صاحب برکت علی صاحب شملوی ۲۶ - بھائی عبد الرحیم صاحب ۳۰ اول میاں اللہ رکھا صاحب ۲۰ - میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی ۱۵ - صوفی غلام محمد صاحب ۲۷ - ملک رسول بخش صاحب ۲۳ - مولوی محمد علی صاحب اظہر ۲۷ - میاں محمد دین صاحب مستری ۲۵ شیخ محمد اکبر صاحب سیالکوٹی ۱۸ - مولوی محمد علی صاحب الراعی ۱۷ - سید ولایت شاہ صاحب ۲۰ میاں محمد اسماعیل صاحب سیکھوانی ۲۱ - میاں محمد الدین صاحب ۱۰ - صوفی علی محمد صاحب نارووالی ۲۰

میاں عمر الدین صاحب ۱۶ - میاں مولا بخش صاحب ۱۲ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ۲۵ - بھائی محمود احمد صاحب ۱۷ ملک غلام حسین صاحب ۱۵ - مستری محمد ظہور صاحب پٹیالوی ۲۲ - سید عطاء اللہ شاہ صاحب ۲۲ - مستری محمد الدین صاحب امرتسری ۲۵ -

### محلہ دار العلوم

میاں محمد صدیق صاحب واقفِ زندگی ۱۹ - بابو الٰہی بخش صاحب ۲۲ - سید اسلام خاں صاحب ۲۰ ملک شیر محمد صاحب ۲۱ - ماسٹر علی محمد صاحب ۲۵ حکیم عبد الصمد صاحب ۲۷ - ماسٹر الٰہی بخش صاحب ۲۳ حکیم غلام حسین صاحب ۲۰ منشی عبد الحق صاحب کاتب ۲۵ - ملک گل محمد صاحب ۲۷ - سید صادق علی صاحب ۲۵ - ماسٹر محمد طفیل خاں صاحب ۲۵ مستری مہتاب الدین صاحب ۱۵ - چودھری محمد نذیر صاحب لاہوری ۱۶ - مولوی عبد المغنی صاحب مبلغ ۲۵ مستری عبد العزیز صاحب واقف زندگی ۱۳ - میاں گلاب الدین صاحب ۲۵ - میاں علی گوہر صاحب ۱۷

میاں خدا بخش صاحب ۱۵ - میاں غریب الدین صاحب

میاں حمید اصاحب ۱۱ - میاں فضل احمد صاحب ۲۰ ماسٹر الٰہ داد صاحب ۹ - میاں خیر الدین صاحب ۱۱ میاں چنن دین صاحب ۱۰ - میاں محمد عالم صاحب ۱۲ مرزا برکت علی صاحب ۲۶ - مرزا مہتاب بیگ صاحب ۲۶ ڈاکٹر خیر الدین صاحب ۲۰ - مرزا عبد الکریم صاحب ۲۱ ماسٹر خیر الدین صاحب ۲۵ -

### محلہ دار الفضل

سید ولایت حسین صاحب ۲۵ - ڈاکٹر ظفر حسن صاحب ۲۰ مستری لال دین صاحب ۲۲ - میاں بدر الدین صاحب ۱۰ شیخ محمد اکرام صاحب ۱۷ - ماسٹر عطا محمد صاحب ۲۷ منشی فقیر اللہ صاحب ۲۵ - حافظ محمد ابراہیم صاحب ۳۰ اول ماسٹر فضل الٰہی صاحب ۳۰ اول - سردار حق نواز خاں صاحب ۲۳ - چودھری غلام حسین صاحب ۲۶ - بابو سراج الدین صاحب ۲۶ - ملک محمد شفیع صاحب ۱۷ میاں ہدایت اللہ صاحب ۱۸ - بابا نواب دین صاحب ۲۰ - عبد الرحیم صاحب ۱۶ - منشی برکت علی صاحب ۲۲ - میاں یعقوب خاں صاحب ۱۰ - ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک ۲۶ - ماسٹر علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی ۱۸ - شیخ فضل احمد صاحب پٹیالوی ۲۹ دوم - ماسٹر محمد دین صاحب بی۔اے ۲۹ دوم - شیخ محمد حسین صاحب ۲۴ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے ۲۱ - سید علی احمد صاحب انبالوی ۲۱ - شیخ فضل کریم صاحب ۱۹ - بابو غلام احمد صاحب ۳۰ اول اخوند محمد اکبر صاحب ۳۰ - اول -

### محلہ دار السعۃ

منشی رمضان علی صاحب ۲۳ - چودھری مہر دین صاحب ۲۲ - بھائی محمد اسماعیل صاحب ۲۰ - منشی سبحان علی صاحب ۲۷ بھائی چراغ الدین صاحب ۱۲ - ماسٹر محمد حسین صاحب ۱۵ - میاں خوشی محمد صاحب ۱۵ سید جیون شاہ صاحب ۱۸ -

(بقیہ دیکھو صفحہ ۶ کالم اول)

# اچھوتوں کے لئے ہندو دھرم میں کوئی جگہ نہیں

## حقیقی اخوت اور مساوات صرف اسلام میں ہے

**پستی اور ادبار کا آغاز**

ایک وہ زمانہ تھا جبکہ یہ ہی شودر اور اچھوت کہلانے والے لوگ ملک ہند کے واحد مالک تھے۔ کھیتی باڑی کا کام کرتے۔ اور اپنے گھروں میں سکھ کی نیند سوتے تھے۔ ان کی پستی اور ذلت کا زمانہ ہندو قوم کے اس ملک میں آنے سے شروع ہوتا ہے۔ یہ لوگ جن کا اصل وطن وسط ایشیا کے سرد خشک اور بنجر علاقے (اور بقول سوامی دیانند صاحب تبت) بتایا جاتا ہے۔ گردش روزگار سے اپنی بھیڑ بکریوں اونٹ گائے بیل وغیرہ کے لئے چارہ اور اپنے لئے روٹی کی تلاش میں اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ خوش قسمتی سے پنجاب کے راستہ ملک ہند میں آ داخل ہوئے یہاں کے دریاؤں کی سرسبز وادیاں صاف اور زرخیز میدان ان کے لئے ایک بیش بہا نعمت تھی۔ مگر اس کے لئے ان کو یہاں کے اصل مالکوں سے لڑائی کرنا پڑی۔ اصل باشندے سکھ کی زندگی بھو گئے اور فنون جنگ سے بے خبر ہونے کی وجہ سے ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ لہٰذا ان کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ ہندو دل نے ان کو مار مار کر ان کے گھروں سے نکال دیا۔ کسی کو قید کیا۔ کسی کو غلام بنایا۔ اور ان کے گھروں اور ان کی زمینوں پر خود قابض ہو گئے۔ مغلوب قوم کو دشمن کے بار بار اور اچانک حملوں کے خوف سے کسی ایک جگہ جم کر رہنا نصیب نہ ہوا۔ جنوبی ہند کے جنگلوں اور غیر آباد بنجر علاقوں میں خانہ بدوشی کی زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔

**اچھوتوں کی ضمیر کو کچلا گیا**

تلوار کے ذریعہ تو ان کی مجلسی زندگی کے شیرازہ کو توڑنے پھوڑنے میں یہ لوگ کامیاب ہو گئے۔ آئندہ کا خیال رکھ کر ان کی روح کو بھی جو ہر قسم کی انسانی ترقی کا دارومدار ہے کچلنے کے لئے اس زمانہ کی مذہب کی طرف منسوب ہونے والی تمام کتب میں کافی سامان رکھ دیا گیا۔ سب سے پہلے ان کو اپنی برتری اور ان کی حقیر ہستی کا احساس دلانے کے لئے انسانوں کو جماعتوں میں اس طرح تقسیم کیا۔

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्
बाहू राजन्यः कृतः।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः
पद्भ्यां शूद्रो अजायत॥

(یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۱)

یعنی برہمن پرمیشور کے مونہہ سے کھشتری اس کے بازوؤں سے ویش اس کی رانوں سے اور شودر اس کے پاؤں سے پیدا ہوئے۔ اول الذکر تینوں کا کام علی الترتیب پڑھنا پڑھانا یگیہ کرنا کرانا۔ بستیوں کی حفاظت کرنا اور تجارت دیوپار کرنا مقرر کیا گیا۔ اور ان کو "دوِج" کا نام دیا گیا۔ اور شودر کا کام یہ مقرر کیا۔

एकमेव तु शूद्रस्य प्रभुः
कर्म समादिशत्।
एतेषामेव वर्णानां
शुश्रूषामनसूयया॥

(منوسمرتی ۱/۹۱)

شودر کا کیول ایک ہی کام پرماتمانے بتایا ہے۔ کہ وہ ان تینوں (برہمن کھشتری ویش) کی بغیر کسی نقص کے سیوا کرتا رہے۔

شودر کی خوراک پوشاک کیا ہو۔

उच्छिष्टमन्नं दातव्यं
जीर्णानि वसनानि च।
पुलाकाश्चैव धान्यानां
जीर्णाश्चैव परिच्छदाः॥

(منوسمرتی ۱۰/۱۲۵)

یعنی گھر کی جوٹھ کھانے کو دیں۔ پھٹے پرانے کپڑے دیں۔ اناج کی پھٹکن دیں۔ اور پرانے برتن دیں۔

اس کے علاوہ ان کو کسی مذہبی رسم کے ادا کرنے کی قطعی اجازت نہ تھی۔

[illegible]

[illegible] سمرتی کے الفاظ ہیں۔ کہ "دھرم کے کسی کام میں ان کا کوئی حق نہیں"۔ اگر کوئی شودر وید پڑھے تو حکم تھا کہ اس کی زبان کاٹ دی جائے اگر کسی کو وید پڑھتا ہوا سنے تو اس کے کانوں میں سیسہ اور لاکھ گلا کر ڈال دی جائے۔ اور اگر وہ بدنصیب کوئی وید منتر زبانی یاد کر لے۔ تو اس کے سینہ کو چیر دیا جائے۔ (ویدانت سوتر۔ بحوالہ "وید شاستر اور اچھوت ادھار" مصنفہ ملک فضل حسین صاحب) ایک نہیں دو نہیں ہندوؤں کی تمام مذہبی کتب میں ان کی روح کو کچلا گیا۔ اور ان کی تذلیل کی گئی ہے۔ ان کو کالے مونہہ والے بکری مونہہ والے مکھیٹے۔ شودر۔ اچھوت۔ داس۔ ملیچھ۔ راکھشس دسیو (ڈاکو) وغیرہ نام سے پکارا گیا۔ غرضکہ شاستروں اور دوسرے سنسکرت گرنتھوں میں ہر جگہ برہمن کی تعریف اور شودر کی مذمت کی گئی ہے "(کرانتی اپریل ۱۹۳۶ء) "سمرتیوں میں جابجا لکھا ملتا ہے۔ کہ جیسے دودھ نہ دینے والی اور لات مارنے والی گائے بھی پوجا کے یوگیہ ہے۔ دودھ دینے والی گدھی پوجا کے یوگیہ نہیں۔ ویسے ہی اَن پڑھ اور بدچلن برہمن بھی قابل تعظیم ہے۔ سداچاری اور پڑھا لکھا شودر قابل تعظیم نہیں . . . . . . . . برہمن چاہے پاپ کرم میں بھی پھنسا ہو بدمعاش بھی ہو تب بھی وہ قابل سزا نہیں . . . . . . . شودر چاہے خوبیوں سے بھرا ہوا ہو اور گیانی ہو۔ تب بھی اسے پوجنا نہیں چاہیئے" (کرانتی اپریل ۱۹۳۶ء)

اچھوتوں کو شکایت ہے کہ ہم سے گھرنا (نفرت) کرنے والوں اور ہمیں داس اور غلام کہنے والے دوجوں نے بھارت کو غارت کر دیا۔" (کرانتی) مگر اس میں ہندو قوم کا کوئی قصور نہیں۔ قصور بیچارا ان دھرم گرنتھوں کا ہے۔ جس میں ایسی تعلیم درج ہے۔ جب تک یہ دھرم گرنتھ موجود ہیں۔ اور ان کے ماننے والے موجود ہیں۔ اچھوتوں کے ساتھ یہی سلوک جاری رہے گا۔

**ہندو ودوانوں کے فیصلے**

ان دھرم گرنتھوں کے حوالے سے کیا سناتنی پنڈت اور کیا آریہ سماجی دوست کئی بار اعلان کر چکے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی صورت نہیں۔ جس سے شودر کا جسم پاک ہو سکے۔ اس کا گوشت پوست اس کا رگ و ریشہ اس کے جسم کا ذرہ ذرہ ناپاک ہے لالہ لاجپت رائے نے صاف الفاظ میں اعلان کر دیا تھا۔ کہ "یہ امید کرنا کہ سب ہندو شدھ ہوئے ہوئے اچھوتوں کا سپرش (چھوا) کیا ہوا کھانا کھائیں۔ یا ان کے ساتھ پنگت (صف) میں بیٹھ کر بھوجن کریں ایک موہوم امید ہے" اخبار ایشیا دہلی بحوالہ وید شاستر اور اچھوت ادھار (ص۵)

اچھوت کے شدھ ہو جانے پر بھی اس کے ہاتھ کا چھوا ہوا کھانا یا اس کے ساتھ ایک صف میں بیٹھ کر کھانا تو دور کی بات ہے ہندو بزرگوں کو اپنے بھائی بندوں کی پاکیزگی پر بھی اعتبار نہیں "کرانتی" نے اخبار "آنند" کے حوالہ سے شری بھیم سین غربا دھرم اپدیشک کی ایک تقریر کا اقتباس درج کیا ہے بھیم سین صاحب شری مالوی جی کے اخلاق حسنہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مہاتما مالوی جی اتنے سداچاری ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ کے پکے ہوئے کھانے کے سوا کسی دوسرے کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاتے بلکہ اگر بدیش میں جانا پڑے۔ تو گنگا جل اور بھارت کی مٹی کو ساتھ لے جاتے ہیں۔ لاہور میں کسی چمار نے جلسہ میں ان کے گلے میں پھول مالا ڈالدی۔ تو اپنے مقام پر جا کر مالوی جی نے کپڑوں سمیت شنان کیا۔ اور جنیو بدلا۔" (کرانتی مئی ۱۹۳۶ء)

یہ "سداچار" (اعلیٰ اخلاق) پنڈت مالوی تک ہی محدود نہیں۔ حقیقتاً ساری ہی ہندو جاتی اسی اصول پر عمل پیرا ہے۔ سوامی دیانند صاحب بانیٔ آریہ سماج نے ہندو دھرم کو زمانہ حال کے مطابق عالمگیر مذہب ثابت کرنے کی غرض سے سب سے پہلے ان تمام دھرم گرنتھوں کو جن پر ان کے خیال میں ناقابل رد اعتراض پڑ سکتے تھے غیر مستند قرار دینا ضروری سمجھا۔ اس کے بعد ویدوں کے

تمام سابق تراجم غلط قرار دیکر اپنے ذوق کے مطابق ترجمہ کرکے اپنے وید منتروں کے ساتھ جڑ دیا۔ مگر جب شودر کے وید پڑھنے کا سوال آیا۔ تو انہوں نے بھی یہی فتویٰ صادر فرمایا۔ کہ منتر سنگھتا (وید) چھوڑ کر باقی سب شاستر اعلیٰ ذات والے شودر کو پڑھائے جائیں۔ بات وہیں کی وہیں رہی۔ کہ شودر کو وید پڑھنے کا حق نہیں۔

جب وید شاستر سمرتیوں کے احکام موجود۔ مذہبی علماء کے فتوے موجود۔ ہندو جاتی کے لیڈروں کے اعلان موجود۔ اور ہندوؤں کے ہزاروں سال کا عملی سلوک موجود کہ اچھوت پلید۔ ناپاک بدترین مخلوق ہیں۔ اچھوت وید پڑھنے کا ادھیکار نہیں رکھتے۔ اچھوت خواہ شدھ بھی ہوجائے۔ اس کا جسم پاک نہیں ہوسکتا۔ تو کیا یہ کہنا درست نہیں۔ کہ اچھوتوں کے لئے ہندو دھرم میں کوئی جگہ نہیں؟ کیا ان کی ذلت کی ابتداء اسی دن سے نہیں ہوئی۔ جبکہ ہندو قوم نے اس ملک میں قدم رکھا؟ اگر یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ اور یقیناً صحیح ہیں۔ تو ایک عقلمند کا کام ہے کہ باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے باعزت ذرائع اختیار کرے۔ اگر اچھوت زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ اور باعزت ہوکر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے لئے اسلام کا دروازہ ہردم کھلا ہے۔ یہاں نہ برہمن کی سیوا۔ نہ کھشتری کا خوف اور نہ ویش محتاجی۔ نہ مسجدوں میں داخل ہونے پر پابندی۔ نہ کنوئیں پر چڑھنے میں رکاوٹ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اسلام میں بادشاہ اور فقیر میں کوئی تمیز نہیں۔ بلفظ سری راج دیئد پنڈت گدادھر پرشاد صاحب شرما۔ "میری رائے میں اگر کسی مذہب کو اخوت باہمی۔ اخلاق و تہذیب اور اتحاد کی دولت فراوانی اور کثرت کے ساتھ عطا کی گئی ہے۔ تو وہ مذاہب کا سردار "اسلام" ہے۔ اسلام کی فیاضی اور کشادہ دلی اس کا امتیازی نشان ہے۔ وہ بلا لحاظ اس بات کے کہ کوئی امیر ہے یا غریب۔ سب کو اپنی شفیق آغوش میں پناہ دیتا ہے۔ اس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ اور ہر خیال اور ہر رنگ کے انسان اس کے زیر سایہ آرام و راحت کی زندگی بسر کرسکتے ہیں۔"

(اخبار مسلم راجپوت بحوالہ وید شاستر اور اچھوت ادھار صفحہ ۹۷)

اچھوتوں کو ہمدردانہ مشورہ ہے۔ کہ اس چھوت چھات کی دلدل سے نکلیں۔ اور اسلام قبول کرکے باعزت زندگی بسر کریں۔

(چودھری) عبدالواحد بی۔اے واقف زندگی

# "اہلحدیث" کا عجیب و غریب "گورکھ دھندہ"

(۱)

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحیہ تقریر (جلسہ سالانہ) پر خامہ فرسائی کرتے اور اسے "گورکھ دھندہ" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:-

"بڑے مرزا صاحب نے یہ بھی تصریح کی ہے۔ کہ چھٹا ہزار بہت سخت گمراہی کا ہے۔ یہ ساتواں ہزار جس میں ہم ہیں۔ ہدایت کا ہے۔ (دیکھیے سیالکوٹ) ناظرین کرام فرمائیے پھر اس میں بقول خلیفہ قادیان یہ گمراہیاں اور ظلم و ستم کی کارروائیاں کیوں ہو رہی ہیں؟"

(اہلحدیث ۱۰ر جنوری ۱۹۵۰ء)

عبرت کا مقام ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے اس دلآویز تقریر کی حقیقی روح کو نظر انداز کرکے دیانت کا خون کر دیا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اپنی تقریر میں نہایت پرشوکت الفاظ میں یہ جانفزا مژدہ سنایا تھا:-

"ہمارا خدا یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ دنیا پر آخری جھنڈا عیسائیت کا لہرایا جائے۔ دنیا میں آخری جھنڈا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا لہرایا جائیگا۔ اور یقیناً یہ دنیا تباہ نہیں ہوگی۔ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر اپنی پوری شان کے ساتھ نہیں لہرائیگا۔"

فرمائیے! کسی دور میں پرچم اسلام کا اکناف عالم پر پوری آب و تاب سے لہرانا ہدایت کی علامت ہے یا گمراہی کا نشان؟ مزید عرض کرنے کی بجائے ہم مولوی صاحب کو انہی کے الفاظ یاد دلاتے ہیں:-

"افسوس ہے کہ بالخصوص علمائے کرام اتفاق کے فوائد سے بے خبر ہیں۔ خدا معلوم ان کو ہر ایک بحث میں علیحدگی کا سبق کس نے پڑھا دیا۔" (اہلحدیث ۱۸ر فروری ۱۹۱۷ء)

(۲)

قدرت خداوندی ملاحظہ ہو۔ کہ اس سلسلہ میں مولوی صاحب نے یہ اعتراف فرمایا ہے کہ:-

"ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خلیفہ قادیان کی تصدیق کرتے ہیں۔ واقعی دنیا مذہب اخلاق۔ معاشرت بلکہ تمدن میں بھی۔ گمراہی و تباہی میں بھی دن بدن ترقی کر رہی ہے"

مولوی صاحب کا یہ اقرار حضرت مسیح موعود کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:- "اگر تم سوچو تو تمہارے ہاتھ پیر اور تمہارے دل بھی میرے لئے گواہی دیتے ہیں۔ کیونکہ کمزوریاں حد سے گزر گئیں۔ اور اکثر لوگ ایمان کی حلاوت کو بھی بھول گئے۔ اور جس ضعف اور کمزوری اور غلطی اور بے راہی اور دنیا پرستی اور تاریکی میں یہ قوم گرفتار ہو رہی ہے۔ یہ حالت بالطبع تقاضا کر رہی ہے۔ کہ کوئی اٹھے اور ان کی دستگیری کرے۔ بایں ہمہ اب تک میرا نام دجال رکھا جاتا ہے۔ وہ قوم کیسی بدنصیب ہے۔ کہ اس کی ایسی نازک حالت کے وقت ان کے لئے دجال بھیجا گیا۔ وہ قوم کیسی بدبخت ہے کہ ان کی اندرونی تباہی کے وقت ایک اور تباہی آسمان سے دی جائے" (لیکچر سیالکوٹ)

حیرت ہے کہ مولوی صاحب کی نظر "ساتویں ہزار" پر جا اٹکی۔ مگر اس حقیقت کا خیال تک نہ آیا۔ ہاں آنجناب یہ بلند و بانگ دعاوی کرنے پر بے تاب ہوگئے:-

"ہم نے کئی دفعہ لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے الفاظ بھول گئے ہو۔ تو ہم سے پوچھ لیا کرو۔ ہمیں بتانے میں بخل نہیں ہوگا۔"

ایں چہ بوالعجبی است

(۳)

جب مولوی ثناء اللہ صاحب کو خیال آتا ہے۔ کہ حضرت مصلح موعود کے بارہا چیلنج دینے کے باوجود انہیں آج تک مرد میدان بن کر تفسیر نویسی کی جرأت نہیں ہوسکی۔ تو اپنے ہمنواؤں کی اشک شوئی کرتے ہوئے اپنی تفسیر دانی کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔

چنانچہ مولوی صاحب نے ایک دفعہ پھر یہ مظاہرہ فرمایا ہے۔ مگر وائے قسمت! مولوی صاحب کے پیدا کردہ "گورکھ دھندہ" نے حقیقت کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ کیونکہ خدائے قدوس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ جلالی الفاظ میں خبر دی تھی۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (بنی اسرائیل) قل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید (سبا) مگر اس پیشگوئی کے باوجود دنیا کے ظاہری قلوب پر اس وقت کیا اثر ہوا۔ خود قرآن کریم فرماتا ہے۔ ولقد صرفنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل فابٰی اکثر الناس الا کفورا (بنی اسرائیل) وقلیل من عبادی الشکور (سبا) وان کثیرا من الناس لفاسقون (مائدہ)

اب مولوی صاحب اگر اپنے نظریہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان آیات پر طائرانہ نگاہ ڈالیں۔ تو انہیں یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا زمانہ ہرگز زمانہ ہدایت قرار دیئے جانے کا مستحق نہیں۔ یہ تو تفسیر دانی کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔ ورنہ مولوی صاحب نے تو یہاں تک کہہ ڈالا:

"سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت معمولی اور بیکار کتاب جانتے ہیں۔" (اہلحدیث ۱۴ر جون ۱۹۱۲ء)

کیا مولوی صاحب اپنے اسی فیصلہ کے آئینہ میں اپنی تفسیر دانی کی صحیح تصویر ملاحظہ فرمانے کی جرأت فرمائیں گے۔ خاکسار دوست محمد واقف زندگی جامعہ احمدیہ۔

## تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

(۱) حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بابو عطاء اللہ صاحب سب پوسٹماسٹر مستقط کو مقامی جماعت احمدیہ کا امیر مقرر فرمایا ہے۔ یہ تقرری اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے ہوگی۔

(۲) مولوی مبارک علی صاحب امیر پراونشل انجمن احمدیہ بنگال نے بوجہ علالت طبع ۱۰ر فروری سے آخر اپریل ۱۹۵۰ء تک تین ماہ کی رخصت حاصل کی ہے۔ اس لئے حضور نے ڈپٹی حسام الدین حیدر صاحب مقیم مالدا کو اس مدت کے لئے قائم مقام امیر مقرر فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

# سندھیوں کیلئے احمدیت کی صداقت کے دو روشن نشان

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار
(المسیح الموعود)

سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے اور اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام خدا کے مرسل، مامور اور مسیح موعود و مہدی موعود ہیں۔ اور آپ کی سچائی کے ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر جہار سو اور ہر علاقے میں نشانات و براہین قائم فرمائے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ وہ خدا خود یہ وعدہ فرما چکا ہے۔ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ (حم۔ سجدہ ع ۶)

صوبہ سندھ میں بھی خدا تعالیٰ نے احمدیت کی صداقت کے کئی نشان ظاہر فرمائے۔ جن سے صاحبِ بصیرت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ذیل میں صرف دو۲ نشانوں کا جن میں سے ایک بالکل تازہ نشان ہے مخصوصیت سے ذکر کیا جاتا ہے۔

## سندھی پیر سائیں جھنڈے والے کی تین کشفی شہادات

جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب جو آج کل بمبئی میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں۔ سندھ کے ایک مشہور بزرگ "پیر سائیں جھنڈے والے" کے مریدوں میں سے تھے۔ جب انہوں نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف علماء وقت کی مخالفت کا زور دیکھا۔ تو آپ نے ۱۸۹۵ء کے آخر یا شروع ۱۸۹۶ء میں آپ نے سندھی بزرگ کو خط لکھا۔ جس میں یہ درخواست کی کہ

"ہم تو دنیادار ہیں۔ اور روحانی آنکھوں سے اندھے ہیں۔ اور آپ لاکھوں انسانوں کے پیشوا اور رہنما ہیں۔ صاحبِ بصیرت ہیں۔ لہٰذا آپ حلفاً جواب دیں۔ کہ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعیٔ مہدویت و مسیحیت اپنے دعوے میں صادق ہیں یا کاذب۔ اگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور وہ سچے ہوئے۔ اور ہم ہدایت سے محروم ہو گئے۔ تو آپ خدا کے نزدیک اس کے ذمہ دار ہیں۔ اور اگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور ہم نے نادانی سے اُن کو مان لیا۔ تو ہماری گمراہی کا وبال سب آپ کے سر ہے۔"

اس خط کے موصول ہونے پر حضرت "پیر سائیں جھنڈے والے" نے جواباً تحریر فرمایا کہ:-

### پہلی شہادت

"ہمارے سلسلے کا دستور ہے۔ کہ مابین نماز مغرب عشاء ہم اپنے مریدوں کے ساتھ حلقہ کر کے ذکر اللہ کرتے ہیں۔ ایک روز حلقہ میں بحالتِ کشفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ تو ہم نے آپ سے سوال کیا۔ کہ یا حضرت یہ شخص مرزا غلام احمد کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: "او از ماست" یعنی مرزا غلام احمد قادیانی تو ہماری طرف سے ہیں۔

### دوسری شہادت

ہمارے خاندان کا طریقہ ہے۔ کہ بعد نماز عشاء ہم کسی سے کلام نہیں کرتے اور سو جاتے ہیں یہی سنتِ رسول ہے۔ ایک دن خواب میں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ تو ہم نے سوال کیا۔ کہ حضور مولویوں نے اس شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) پر کفر کے فتوے لگا دیئے ہیں۔ اور اس کو جھٹلاتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا:۔ "او در عشقِ ما دیوانہ شدہ است"۔ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی تو ہمارے عشق و محبت میں دیوانہ ہیں۔

### تیسری شہادت

ہمارا سلسلہ اور خاندان تہجد گزار ہے۔ اس لئے ہم روزانہ رات کو تین بجے کے بعد اُٹھتے ہیں۔ اور بعد نماز تہجد کروٹ پر لیٹے رہتے ہیں۔ اور اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہیں۔ اور یہ بھی سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہے۔ ایک دن اسی کروٹ لیٹنے کی حالت میں کچھ غنودگی طاری ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت ہماری حالت نیند اور بیداری کے درمیان تھی۔ تو ہم نے آپ کا دامن پکڑ لیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ اب تو سارا ہندوستان چھوڑ عرب کے علماء نے بھی کفر کے فتوے دیدیئے ہیں۔ تو آپ نے بڑے جلال میں تین بار دوہرا کر فرمایا: هُوَ صَادِقٌ هُوَ صَادِقٌ۔ هُوَ صَادِقٌ۔ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی تو سچے ہیں۔ سچے ہیں۔ سچے ہیں۔

مندرجہ بالا تین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادتوں پر مشتمل جواب حضرت "پیر سائیں جھنڈے والے" نے جناب سیٹھ اسماعیل آدم صاحب تاجر بمبئی کو ارسال کرتے ہوئے یہ بھی تحریر فرمایا کہ "یہ ہے سچی گواہی جو ہمارے پاس تھی۔ ہم آپ کی قسم سے سبکدوش ہو گئے۔ ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے۔ راقم رشید الدین پیر صاحب العَلَم"

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ کی سچائی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تین کشفی شہادات کا علم ہونے پر جناب سیٹھ اسماعیل آدم صاحب نے فوراً احمدیت قبول کر لی۔ فالحمد للہ۔ اور حق کے متلاشیان کی خاطر اس واقعہ کو اخبار "الفضل" قادیان پنجاب مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۱ء میں شائع بھی کرا دیا ہے۔ اور اب ہم سندھی مسلمانوں کے فائدہ کے لئے مکرر شائع کرتے ہیں۔ تاکہ ان کو بھی امام زمانہ کے بارہ میں ان شہادتوں کا علم ہو جائے۔ اور وہ حق و راستی کو قبول کر سکیں:۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

(سید احمد علی مبلغ سیالکوٹی) (باقی)

## خدام الاحمدیہ مشورہ دیں!

مندرجہ بالا عنوان سے ایک چٹھی بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۵ء تمام قائدین و زعماء کرام مجالس خدام الاحمدیہ کو بھجوائی گئی تھی۔ اور درخواست کی گئی تھی کہ اس کا جواب ۱۵ دسمبر تک مرکز میں بھجوا دیا جائے لیکن باوجود یاد دہانی کے بعض مجالس نے ابھی تک اپنی رائے سے مطلع نہیں کیا۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ براہِ مہربانی اپنی رائے سے جلد مطلع فرمائیں ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء تک جواب کا انتظار کیا جائے گا۔ اور اس وقت تک بھی اگر جواب نہ آیا تو سمجھ لیا جائیگا کہ اس چٹھی میں مندرجہ تجویز سے مجالس کو اتفاق ہے (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)۔

بقیہ از صفحہ ۴

## محلہ دارالبرکات شرقی

مولوی عطا محمد صاحب ۲/۱ قاضی بشیر احمد صاحب ۲۵ قریشی عبد الغنی صاحب ۲۳ ۔ قاضی محمد شفیع صاحب ۲/۱ ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب ۲۲ ۔ حکیم لال دین صاحب ۱۷ ۔ میاں اللہ دتہ صاحب ۲۱ ۔ قاضی عبد السلام صاحب ۲۲ ۔ مستری غلام دین صاحب ۱۱ ۔ چوہدری عبد الغنی صاحب ۱۵ ۔ مستری فیروز الدین صاحب ۱۹ ۔ شیخ مہر الدین صاحب ۱ ۔ سید محمد حسین شاہ صاحب ۲۱ ۔ قاضی عبد الحمید صاحب ۲۰ ۔

## محلہ دارالبرکات غربی

خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ۲۶ ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب اول ۳۰ ۔ منشی محمد حنیف صاحب ۲۲ ۔ قاضی محمد صدیق صاحب ۲۳ ۔ شیخ محمد بشیر لطیف صاحب پٹواری ۲۱ ۔ میاں محمد دین صاحب دوکاندار ۲۰ ۔ پیر عبد العزیز صاحب ۲۵ ۔ چوہدری شفیق احمد صاحب ۲۷ ۔ لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد دین صاحب اول ۳۰ ۔ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب اول ۳۰ ۔ قریشی نیاز احمد صاحب اول ۳۰ ۔ چوہدری عبد الحکیم صاحب بوذری ۲۵ ۔ چوہدری رحمت اللہ صاحب ثانی گوہر ۹ ۔ منشی عبد العزیز صاحب سیالکوٹی ۲۱ ۔ میاں کریم بخش صاحب ۲۱ ۔ میاں احمد دین صاحب موذن ۲۳ ۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۔ شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر ۲۴ ۔ چوہدری عبد الحکیم صاحب ۲۶ ۔ ملک بشیر بہادر صاحب ۳۰ اول ۔ سید محمود عالم صاحب ۲۸ سوم ۔ بابو محمد عبد اللہ صاحب سگنیلر ۳۰ اول ۔ منشی محمد دین صاحب مختار عام ۲۳ ۔ بابو فقیر علی صاحب ۲۸ سوم ۔ مستری میاں محمد صاحب ۲۸ ۔ چوہدری الیاس الدین صاحب ۲۹ دوم ۔ ڈپٹی محمد فقیر اللہ خاں صاحب ۲۴ ۔ میاں برکت علی صاحب نوری بافندہ ۲۲ ۔ شیخ کظیم الرحمٰن صاحب ۳۰ اول ۔

(صدر انصار اللہ)

**خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!**

---

# وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**عنہ ۹۹۰۰** منکہ نفیر احمد ناصر ولد اللہ دتا قوم راعین پیشہ واقف زندگی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ اس لئے میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ مجھے تحریک جدید کی طرف سے اس وقت مبلغ بیس روپے ماہوار گزارہ کے طور پر ملتے ہیں میں اس کا دسواں حصہ بطور چندہ وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا میرے مرنے پر جس قدر بھی جائداد میری ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: نفیر احمد ناصر موصی گواہ شد: محمد دین الدین معلم نصرت گرلز ہائی سکول قادیان گواہ شد: ضیاء الدین حمید پور آئی ایم سی آئی۔ ایم۔ ایچ دہلی چھاؤنی۔

**عنہ ۹۸۹۵** منکہ محمد شریف ولد میاں حسین بخش صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالیکے حال لاہور راوی روڈ بلاک نمبر سیلانی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ صرف میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور نقد مبلغ ۲۰۰/- روپیہ امانت ذاتی میں جمع ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور تنخواہ کی کمی بیشی کے متعلق اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو گی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: محمد شریف بقلم خود موصی گواہ شد: امۃ الحمید بیگم اہلیہ موصی گواہ شد ماسٹر محمد شریف میانوالی پٹھان والی گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

**عنہ ۹۸۶۳** منکہ منشی محمد علی ولد محمد صدیق صاحب قوم لوہار جٹ پیشہ ملازمت عمر

---

# قادیان میں جائدادوں کی خرید و فروخت

بعض احباب کے قادیان میں جائداد و مکان ہیں۔ وہ بیچنا چاہتے ہیں۔ بعض احباب قادیان میں مکان یا زمینیں خریدنا چاہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے زمینوں اور مکانوں کی خرید و فروخت کے متعلق ایجنسی قائم کی ہے۔ جن احباب کو اپنی جائداد فروخت کرنی منظور ہو یا اپنے لئے جائداد خریدنی منظور ہو۔ وہ ہمیں اطلاع دیں ہم ان کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ بعض دوستوں کی غلطی کی وجہ سے قیمتیں نا واجب طور پر چڑھ رہی ہیں۔ ہماری کوشش ہو گی۔ کہ قیمتوں کو مناسب حد کے اندر رکھا جائے۔ جو دوست اپنی جائیداد بیچنا چاہیں۔ ہم انہیں بھی یہی نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ یہ نہ دیکھیں۔ کہ اس وقت ضرورت کے مطابق کوئی انہیں کیا دیتا ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھیں کہ جماعت اور سلسلہ کا فائدہ کس میں ہے۔ جو آج جائیداد فروخت کرتا ہے کل کو اسے یا اس کی اولاد کو زمینیں خریدنے کی بھی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ اس کا آج کا فعل آئندہ اس کو یا اس کی اولاد کو بھی مشکلات میں ڈال سکتا ہے۔

ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں۔ کہ کوئی زمین جو مکانوں کے لئے فروخت کی جائے گی یا خرید کی جائے گی وہ حسب قاعدہ سلسلہ عالیہ کے مطابق ہو گی۔ اور منظور کردہ نقشہ کے مطابق ہو گی۔ جس سے بعد میں مشکلات کا امکان نہ رہیگا۔ نیز ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ ہر سودا خرید کا ہو یا فروخت کا امور عامہ میں باقاعدہ درج کر دیا جائیگا۔

**شرکت مصالح قادیان**

---

## ایک ایم۔ بی۔ بی۔ ایس انچارج ہاسپٹل ڈاکٹر صاحب شہادت دیتے ہیں۔

کہ میں نے آپ کی بہو پیری گولیاں استعمال کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھیں بہت مفید پایا۔ کمر کی صحت ہو گئی۔ اب میں دیگر مریضوں کو جو میرے پاس دوا لینے آتے ہیں **طبیہ عجائب گھر قادیان** کی گولیاں استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ یہ اسیری گولیاں ایک ماہ تک کی قیمت صرف آٹھ روپیہ۔

**طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان**

---

# مکرم جناب محمد لطیف صاحب کا مکتوب

میں نے اپنے گھر میں "تریاق الاٹھرا" دواخانہ نور الدین کا استعمال کروایا۔ اس کے استعمال کے بعد حمل ضائع نہیں ہوا اور زمانہ حمل میں طبیعت بھی ٹھیک رہی۔ عام صحت بھی اچھی ہو گئی۔ اس دوا کی جو قیمت بھی رکھی جائے وہ کم ہے۔

راقم محمد لطیف سری دلی پور تحصیل شاہدرہ

**ملنے کا پتہ:- دواخانہ نور الدین قادیان**

تریاق الاٹھرا

فی تولہ دو روپے آٹھ آنے
مکمل کورس ۲۵ روپے

۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خان بلاک ع بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ا

ذاتی جائداد اسوقت زمینی کوئی نہیں ایک سکنی مکان پختہ رقبہ ۵ مرلے کا میں واحد مالک ہوں اس کی قیمت اندازاً ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اسوقت اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری تنخواہ ۲۵/- اور ۳/- کرایہ ماہوار کی مجھے آمد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع دیتا رہوں گا اور یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی علاوہ ازیں اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد علی بقلم خود موصی گواہ شد غلام یسین انسپکٹر بیت المال گواہ شد: محمد عبد الرب بلاک ۳ سبزی منڈی ڈیرہ غازیخاں۔

نمبر ۹۹۰۸:- منکہ حاجراں بی بی زوجہ جلال الدین صاحب قوم ترکھان عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک صد روپیہ مہر ہے زیور کوئی نہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا حاجراں بی بی موصیہ گواہ شد جلال الدین خاوند موصیہ گواہ شد: علی محمد اصحابی دموصی انسپکٹر وصایا۔ کاتب منشی سکندر علی۔

نمبر ۹۹۰۷:- منکہ دریام دین ولد غلام محمد صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان کے نصف حصہ کا مالک ہوں نصف کی قیمت ۱۳۵۰/- روپیہ ہوگی۔ اس میں سے ۳۰۰/- روپے میں نے قرضہ دینا ہے۔ باقی ۱۰۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد جو کہ ۲۵/- روپے ہے پر ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یہ دارالبرکات غربی میں ہے۔ العبد دریام دین موصی بقلم خود

گواہ شد: محمد دین پسر موصی گواہ شد علی محمد اصحابی دموصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۹۰۶:- منکہ وزیر حسن ولد علی حسن صاحب قوم شیخ پیشہ بیکار عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۰۴ء ساکن شاہجہانپور محلہ مہمان شاہ ڈاکخانہ خاص صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت نقد سات سو روپیہ ہے۔ جو میں نے حاجی عبد القدوس اینڈ کو کو تجارت کے لئے دیا ہوا ہے میں اس جائداد اور اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت ہوگی العبد وزیر حسن موصی گواہ شد محمد احمد احمدی شاہجہانپور بقلم خود گواہ شد محمد نظیر بقلم خود احمدی

نمبر ۹۹۰۵:- منکہ عبد الحق مولوی فاضل ولد جمعدار فضل دین صاحب قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالخلافت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ آمدنی (تنخواہ) پچاس روپے ماہوار ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ عبد الحق مولوی فاضل قادیان گواہ شد: عبد الرحمن پسر گواہ شد: جمعدار فضل دین امرتسر

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے

# اکیس ۲۱ اکیس ۲۱ ہزار روپے کے دو ۲ انعام

جو صاحب ان کو پبلک جلسہ میں حلف اٹھانے کیلئے تیار کرینگے ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اس کے متعلق اردو یا انگریزی رسالہ کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائیگا۔ عبد اللہ الہ دین الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن

روزانہ استعمال کی چیز پائیدار اور دیدہ زیب ہونی چاہیئے

# سام ٹارچ

کی مقبولیت صرف اسی وجہ سے ہے

(سام روز ٹ اینڈ کو قادیان)

# سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ گرد و لنظر کی کمزوری جیب وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ/ چھ ماشہ ۵ عہ تین ماشہ ۱۲/ار

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

# اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو۔ یا ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر پرچھاواں۔ سوکھا۔ سبز پیلے دست تپ تسلی کا درد۔ پیچش نونہال پر پھوڑے پھنسی یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا نسخہ فرمودہ نسخہ اٹھرا کی گولیاں ہم سے منگوا کر استعمال کریں۔ جو مندرجہ بالا امراض کیلئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت سمل خوراک گیارہ روپے فی تولہ ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ

محمد عبد اللہ جان عطاء الرحمن

دواخانہ محافظ صحت قادیان

# ایک نفع بخش سودا

ایک نہایت عمدہ باموقع جگہ دوکانات اور قطعات پر مشتمل ہے۔ جس کا کرایہ بہت معقول وصول ہوتا ہے۔ رہن رکھنے کی ضرورت ہے۔ روپیہ محفوظ تجارت پر لگانے والے احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

ج۔س معرفت منیجر الفضل قادیان

# تحریک جدید سامان ربڑ کھلونے وغیرہ

ایجنسی سیالکوٹ

پتہ:- یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ منوفیکچرنگ کمپنی نزد D.B. ہائی اسکول سیالکوٹ (برانچ)

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**نئی دہلی ۶ رفروری** سینٹرل اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر سردار پٹیل نے بتایا کہ وزیر ہند کی سٹرلنگ کے متعلق ابھی تک برطانیہ سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ برطانیہ نے ابھی اپنی آخری تجاویز بھی پیش نہیں کیں۔ مسٹر لیاقت علی خاں فنانس ممبر نے بتایا امید ہے کہ اس سیشن ہی میں نمک کے ٹیکس کے متعلق ایک بیان ہاؤس کے سامنے پیش کرونگا آپ نے مزید بتایا۔ کہ لنڈن میں وہ سٹرلنگ پونجی کے متعلق کوئی بات چیت نہیں کر سکے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ فسادات کے سلسلہ میں مصیبت زدگان کی مدد کرنے کے لئے حکومت پر کوئی قانونی ذمہ داری نہیں ہے۔ ہاں رحم کے طور پر مدد کی جاسکتی ہے۔ اور اس کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں پر ہے۔ بنگال کی حکومت نے نواکھلی میں جو امدادی رقم دی ہے اس نے مدد ات میں شامل کر دیا ہے۔ جو بنگال نے مرکزی حکومت سے طلب کی ہیں۔

ہوم ممبر نے بتایا کہ گو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بہاری بھاری تعداد میں لوگ بنگال میں آباد ہو رہے ہیں۔ لیکن حکومت بنگال نے اس امر کی تردید کی ہے۔ آپ نے کہا یہ ایسا معاملہ ہے۔ جسے صوبوں کو آپس میں ہی سلجھا لینا چاہیئے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کوئی مشورہ نہیں دیا ڈیفنس سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کیپٹن عبد الرشید۔ برہان الدین اور آزاد ہند فوج کے دیگر افسروں کی رہائی کے معاملہ پر حکومت غور کر رہی ہے۔

**نئی دہلی ۵ رفروری** آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں نواب صدیق علی خاں کی اس تحریک التواء پر بحث ہوئی جس کا تعلق سرحدی قبائل کے خلاف کارروائی کرنے سے تھا۔ محرک نے اس کارروائی کو وحشیانہ اور قرون وسطی کی یادگار قرار دیا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی بحث کے بعد کانگرس پارٹی نے بحث کے خاتمہ اور تقسیم آراء کا مطالبہ کیا۔ مسلم لیگ پارٹی نے اس مطالبہ کے خلاف احتجاج کیا اور محرک نے یہ کہتے ہوئے جوابی تقریر کرنے سے انکار کر دیا کہ کانگرس پارٹی اپنی اکثریت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہے۔ تحریک ۵۰ کے مقابلہ میں ۴۶ آراء کی مخالفت سے مسترد ہو گئی۔

**لنڈن ۵ رفروری** امید کی جاتی ہے۔ کہ برطانوی حکومت فلسطین کے متعلق اپنی قطعی پالیسی کا فیصلہ آئندہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر کر لیگی۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ برطانیہ کی طرف سے فلسطین کو تقسیم کرنے کی پالیسی کو جائز قرار دے دیا جائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس معاملہ کو جمعیت اتحاد اقوام میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا جائیگا۔

**پیرس ۵ رفروری** فرانس کی وزارت خارجہ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ مارشل سٹالن نے فرانسیسی فوجی میڈل لینے سے انکار کر دیا ہے یہ فرانس کا سب سے بڑا فوجی تمغہ تھا۔

**لاہور ۵ رفروری** مسٹر غضنفر علی خاں ہیلتھ ممبر حکومت ہند نے تحصیل پنڈ دادنخاں کے مسلم حلقہ کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں تمام مسلم ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ مسلم لیگی امیدوار ملک نذر حسین خاں آف بھمرہ کو ووٹ دیں۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ پنجاب کے مسلمان موجودہ وزارت کی پالیسی اور طرز عمل کو پسند نہیں کرتے اور مسلم لیگ کی موجودہ ایجی ٹیشن کی تائید کرتے ہیں۔

**نئی دہلی ۵ رفروری** معلوم ہوا ہے کہ عبوری حکومت کے کانگرسی ارکان نے پنڈت جواہر لال نہرو کی وساطت سے وائسرائے سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ کو مجبور کریں کہ وہ دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرے۔ ورنہ عبوری حکومت سے علیحدہ ہو جائے۔ یہ مطالبہ لنڈن میں وزیر ہند کے پاس بھیجدیا گیا ہے۔ وہیں اس کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

**پشاور ۵ رفروری** مالاکنڈ ایجنسی کے سابق پولیٹیکل ایجنٹ خان بہادر شیخ محبوب علی خاں کے خلاف تفتیش کے سلسلہ میں آج خاں عبد الغفار خاں نے اپنی شہادت دی۔

**کلکتہ ۵ رفروری** ۷ رفروری کو بنگال لیجسلیٹو کونسل کا بجٹ سیشن شروع ہوگا۔ سپیکر نے ایک تحریک التواء پیش کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ جس کا مقصد نواکھلی اور ٹپرہ کے فسادات پر بحث کرنا ہے۔

**کراچی ۵ رفروری** امید کی جاتی ہے کہ اوائل مارچ میں ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ہفتہ وار فضائی سروس شروع ہو جائیگی۔

**نئی دہلی ۶ رفروری** سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر دیش مکھ کے پیش کردہ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کے معاملہ پر بحث ہوتی رہی۔ اس کے علاوہ ہندوؤں کی مختلف گوتوں میں شادی کو جائز سمجھنے کا بل ہاؤس نے منظور کر لیا۔

**پٹنہ ۶ رفروری** بہار اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر نے موجودہ وزارت پر عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ سپیکر نے ۱۲ رفروری کو اس تحریک پر بحث کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**لنڈن ۵ رفروری** صوبہ سرحد کے سابق گورنر سر جارج کننگھم نے صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا مجھے یقین ہے۔ کہ اگر صوبہ سرحد میں ایک اچھی اسلامی حکومت قائم کی جائے۔ تو وہ مذہبی اپیل کی مدد سے قبائلیوں کے قلوب میں اعتماد پیدا کر سکتی ہے۔ اس اعتماد کے بعد قبائلی حملوں کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیگا۔ اور وہ تعلیمی اور اقتصادی لحاظ سے کافی ترقی کریں گے۔

**بیروت ۵ رفروری** حکومت لبنان نے فلسطین کو یہودیوں کے چنگل سے نکالنے کے لئے ایک لاکھ لیرا (عربی سکہ) کی رقم منظور کی ہے۔ اس میں سے نصف رقم فلسطین کی اراضی کو یہودیوں کی گرفت سے نکالنے پر صرف کی جائے گی۔ اور باقی رقم عرب دفاتر کے قیام پر خرچ ہو گی۔

**نئی دہلی ۵ رفروری**:۔ دستور ساز اسمبلی کے سیکرٹری کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی نے اب تک کوئی خفیہ فیصلہ نہیں کیا ہے۔ یاد رہے کہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے قرارداد کراچی میں یہ کہا تھا کہ اسمبلی نے کئی ایسے فیصلے بھی کئے ہیں جنہیں صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔

**خرطوم ۵ رفروری** یوم میلاد النبی کی تقریب پر سوڈان کے مصر نواز عناصر نے مظاہرہ کیا۔ اور ریلوے ہیڈ کوارٹرز پر پتھر پھینکے۔ گورنر اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر اس سلسلے میں مجروح ہو گئے۔ گیارہ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

## سانحۂ ارتحال

دہلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز [illegible] جنازہ [illegible] جائیگا۔

## تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے مخلصین

وعدوں کا دروازہ بند ہونے سے پہلے پہلے اپنا محاسبہ فرمادیں کہ کیا انہوں نے زیادہ سے زیادہ اپنی قربانی پیش کر کے اپنے اخلاص اور نیکی کا نمونہ قائم کر لیا ہے۔ اگر نہیں۔ تو آپ اپنا وعدہ بغیر کسی توقف کے فوری پیش حضور فرمادیں۔

وکیل المال تحریک جدید